بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکبیراتِ عیدین

از افادات متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مسلمانوں کی خوشی وشادمانی کے لئے شریعتِ مطہرہ نے دو عیدوں کو مشروع کیا ہے، رمضان کے بعد عید الفطر اور 10 ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ۔ ان دو مواقع پر نمازِ عید اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ مسلمان خوشی وغمی میں اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔

نمازِ عید کا طریقہ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو، دو رکعات چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں ثنا کے بعد قراءت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں زائد تکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد باندھ لئے جاتے ہیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیروں کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے۔

اس طرح پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور تین زائد تکبیریں مل کر چار تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیریں اور رکوع کی تکبیر مل کر چار ہوئیں۔ یوں گویا کہ ہر رکعت میں چار تکبیریں ہوئیں۔

موقف اھل السنت والجماعت احناف:

امام علاؤالدین ابو بکر بن سعود الکاسانی (ت: 587ھ) فرماتے ہیں:

اِنَّ عِنْدَنَا يُكَبِّرُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ سِتَّةٌ مِّنَ الزَّوَائِدِ، وَثَلَاثُ اَصْلِيَاتُ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيْرَتَا الرُّكُوْعِ وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ فَيَقْرَءُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بَعْدَ التَّكْبِيْرَاتِ وَفِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ التَّكْبِيْرَاتِ۔

(بدائع الصنائع للکاسانی ج1 ص620، فصل واما بیان قدر صلاۃ العیدین۔)

ترجمہ: ہمارے (احناف) کے ہاں عیدین کی نماز میں نو تکبیرات کہی جاتی ہیں، ان میں سے چھ زائد ہیں اور تین اصلی ہیں۔ تکبیرِ تحریمہ اور دو رکوع کی اور دونوں رکعات کی قراءت ملی ہوئی ہوگی۔ وہ اس طرح کہ پہلی رکعت میں پہلے زائد تکبیرات پھر قراءت، دوسری رکعت میں پہلے قراءت پھر زائد تکبیرات ہیں۔

دلائل اھل السنت والجماعت

دلیل نمبر 1:

عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَاتَنْسَوْا كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ وَقَبَضَ اِبْهَامَهٗ۔

(شرح معانی الآثار لامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی ت: 321ھ، ج2 ص371 باب صلوۃ العیدین کیف التکبیر فیھا؟)

ترجمہ: ابو عبد الرحمن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز

پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔ (اوجز المسالک، ج:3، ص:441)

شیخ الاسلام امام ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سہیل السرخسی رحمہ اللہ (ت:490ھ) فرماتے ہیں:

وَفِي الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدِ أَرْبَعاً ثُمَّ قَالَ: "أَرْبَعٌ كَأَرْبَعِ الْجَنَائِزِ فَلَا يَشْتَبِهُ عَلَيْكُمْ"، وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهٖ وَحَبَسَ إِبْهَامَهٗ فَفِيْهِ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَإِشَارَةٌ وَاسْتِدْلَالٌ وَتَاكِيْدٌ.

(المبسوط للسرخسی: ج2ص63)

دلیل نمبر2:

عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَائِشَةَ جَلِيْسٌ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ اَبَامُوْسٰى الْاَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ وَاَنَا حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ۔

(سنن ابی داؤد للامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ ت:275ھ، ج1 ص170 باب التکبیر فی العیدین، السنن الکبریٰ للامام المحدثین ابی بکر احمد بن حسین ابن علی البیہقی رحمہ اللہ (ت:458ھ) ج3ص289، مصنف لابن ابی شیبہ للامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ت:235ھ)

ترجمہ: حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ کے ہمنشین ابو عائشہ نے بتایا کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چار تکبیریں کہتے تھے، جیسا کہ آپ جنازہ میں کہتے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سچ کہتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب میں بصرہ کا گورنر تھا تو وہاں بھی اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا۔

دلیل نمبر3:

عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ، وَكَانَ جَلِيسًا لأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَدَعَا أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ، فَسَأَلَهُمَا عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ أَرْبَعًا كَمَا يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ، قَالَ: وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَكَذَلِكَ كُنْتُ أُصَلِّي بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ وَأَنَا عَلَيْهَا، قَالَ أَبُو عَائِشَةَ: وَأَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ، فَمَا نَسِيتُ قَوْلَهُ أَرْبَعًا كَالتَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو عائشہ رحمہ اللہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے، فرماتے ہیں میں (ایک مرتبہ) حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور ان دونوں سے نماز عیدین کی تکبیرات کی تعداد دریافت فرمائی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہتے تھے اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی چار تکبیرات ادا فرمایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق فرمائی۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی بصرہ کی گورنری کے ایام میں چار تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین پڑھایا کرتا تھا۔ حضرت ابو عائشہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اس مجلس میں حاضر تھا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اس فرمان "اربعا کالتکبیر علی الجنازۃ" کو میں ابھی تک نہیں بھولا۔

عَنْ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ وَ عَبْدَاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِجْتَمَعَ رَأْیُھُمَا فِیْ تَکْبِیْرَاتِ الْعِیْدَیْنِ عَلٰی تِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ خَمْسٌ فِی الْاُوْلٰی وَ اَرْبَعٌ فِی الْآخِرَۃِ وَیُوَالِیْ بَیْنَ الْقِرَاءَتَیْنِ۔

(شرح معانی الآثار لامام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی ت:321ھ، ج:2، ص:372)

ترجمہ: حضرت عامر بن شراحیل الشعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی تکبیرات نو ہونے پر حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی رائے یکساں تھی، پانچ تکبیرات پہلی رکعت میں اور چار تکبیرات دوسری رکعت میں اور دونوں رکعتوں کی قرأت میں تسلسل برقرار رکھا جائے (یعنی دونوں رکعتوں کی قرأت میں تکبیرات کے ذریعے فاصلہ نہ کیا جائے)۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمَ عِیْدٍ فَکَبَّرَ تِسْعَ تَکْبِیْرَاتٍ خَمْساً فِی الْاُوْلٰی وَاَرْبَعاً فِی الْآخِرَۃِ وَ وَالٰی بَیْنَ الْقِرَاءَتَیْنِ

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج:4، ص:216)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (ت:68ھ) نے عید کی نماز پڑھائی جس میں آپ نے نو تکبیرات ادا کیں، پہلی رکعت میں پانچ تکبیرات اور دوسری رکعت میں چار تکبیرات ادا کیں، اور دونوں رکعتوں کی قرأت میں تسلسل برقرار رکھا (تکبیرات کے ذریعے فصل نہیں کیا)۔

اعتراض:

اس سند میں ایک راوی ابوعائشہ ہے جو کہ مجہول ہے۔ ابن حزم ظاہری لکھتے ہیں: ابو عائشہ "مجہول" ہے

(حاشیۃ لسنن ابی داؤد از زبیر علی زئی: ص238 رقم 1153)

جواب:

ابوعائشہ کو مجہول کہنا درست نہیں ہے کیونکہ ان سے روایت کرنے والے دو راوی ہیں۔ [1] مکحول اور [2] خالد بن معدان۔ چنانچہ امام احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت:852ھ) لکھتے ہیں:

أَبُوْ عَائِشَۃَ مَوْلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ رَوٰی عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ وَحُذَیْفَۃَ رَوٰی عَنْہُ مَکْحُوْلٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ لابن حجر: ج4 ص2318 تحت: ابو عائشہ رقم الترجمۃ 10348)

اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جب ایک راوی سے نقل کرنے والے دو راوی ہوں تو اس سے جہالت والا الزام ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ تقی الدین السبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَبِرِوَایَۃِ اثْنَیْنِ تَنْتَفِیْ جَھَالَۃُ الْعَیْنِ

(شفاء السقام فی زیادۃ خیر الامام، ص:8)

قَالَ الدَّارُ الْقُطْنِیْ: مَتٰی رَوٰی عَنْہُ ثِقَتَانِ فِقْہٌ اِرْتَفَعَتْ جَھَالَتُہٗ

(فتح المغیث، ص:138)

دلیل نمبر 3:

عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَا کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَالِسًا وَعِنْدَہٗ حُذَیْفَۃُ وَاَبُوْمُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَسَأَلَھُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ التَّکْبِیْرِ فِی الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰی فَجَعَلَ ھٰذَا یَقُوْلُ: سَلْ ھٰذَا وَ ھٰذَا یَقُوْلُ: سَلْ ھٰذَا حَتّٰی قَالَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَلْ ھٰذَا لِعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَسَأَلَہٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُکَبِّرُ

اَرْبَعًا ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ ثُمَّ یُکَبِّرُ فِی الثَّانِیَةِ فَیَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَائَةِ۔

(المعجم الکبیر لامام ابی القاسم سلمان بن احمد الطبرانی ت:360ھ ج4ص593 رقم9402، مصنف عبد الرزاق لامام ابی بکر عبد الرزاق بن ھمام بن نافع الصنعانی ت: 211ھ، ج3ص167، رقم5704)

ترجمہ: علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو ان سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحی کی تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: ان (حضرت ابو موسیٰ) سے پوچھو، اور حضرت ابو موسیٰ نے کہا: ان (حضرت حذیفہ) سے پوچھو، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسئلہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائدہ) کہے، پھر قراءت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے دوسری رکعت میں تکبیر کہے، پھر قراءت کرے، پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے۔ (تین تکبیرات زائدہ اور ایک تکبیر رکوع کے لیے)

دلیل نمبر4:

عَنْ کُرْدُوسٍ، قَالَ: "کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بن مَسْعُودٍ یُکَبِّرُ فِی الأَضْحَی، وَالْفِطْرِ تِسْعًا تِسْعًا، یَبْدَأُ فَیُکَبِّرُ أَرْبَعًا، ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَاحِدَةً فَیَرْکَعُ بِھَا، ثُمَّ یَقُومُ فِی الرَّکْعَةِ الآخِرَةِ فَیَبْدَأُ فَیَقْرَأُ، ثُمَّ یُکَبِّرُ أَرْبَعًا یَرْکَعُ بِإِحْدَاھُنَّ"

(المعجم الکبیر لامام ابی القاسم سلمان بن احمد الطبرانی ت:360ھ: ج4ص592 رقم الحدیث9399)

قَالَ الْھَیْثَمِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ: وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ

(مجمع الزوائد للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی ت:807ھ، ج2ص441 باب التکبیر فی العید والقراۃ فیہ)

ترجمہ: حضرت کردوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نو نو تکبیریں کہتے تھے۔ نماز شروع کرتے تو چار تکبیریں کہتے پھر قراءت کرتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے، پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر پہلے قراءت کرتے پھر چار تکبیریں اس طرح کہتے کہ ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے۔

دلیل نمبر5:

عَنْ کُرْدُوْسٍ قَالَ: اَرْسَلَ الْوَلِیْدُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وحُذَیْفَةَ وَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَ: اِنَّ ھٰذَا عِیْدُ الْمُسْلِمِیْنَ، فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ؟ فَقَالُوْا: سَلْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ: یَقُوْمُ فَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَقْرَءُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَ یَرْکَعُ فَتِلْکَ خَمْسٌ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَقْرَءُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا یَرْکَعُ فِیْ آخِرِھِنَّ فَتِلْکَ تِسْعٌ فِی الْعِیْدَیْنِ فَمَا اَنْکَرَہٗ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ۔

(المعجم الکبیر لامام ابی القاسم سلمان بن احمد الطبرانی ت:360ھ: ج4ص593,592 رقم الحدیث9400)

قَالَ الْھَیْثَمِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ: وَرِجَالُہٗ مُوْثَقُوْنَ

(مجمع الزوائد للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی ت:807ھ، ج2ص441 باب التکبیر فی العید والقراۃ فیہ)

ترجمہ: حضرت کردوس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابو مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس تہائی رات گزرنے کے بعد پیغام بھیجا کہ یہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے، اس میں نماز کا کیا طریقہ ہے؟ ان سب نے کہا: ابو عبد الرحمن یعنی عبد اللہ بن مسعود سے پوچھو۔ چنانچہ قاصد نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائدہ) کہے۔ پھر سورۃ الفاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، یہ پانچ تکبیریں ہوئیں۔ پھر (دوسری رکعت میں) کھڑے ہو کر سورت فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر چار

تکبیریں کہے جن میں سے آخری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، عید الفطر اور عید الاضحی میں یہ نو تکبیریں بنتی ہیں۔ان سب حضرات میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔[جو کہ ان حضرات کی طرف سے زبردست تائید ہے کہ یہی طریقہ صحیح ہے]

دلیل نمبر6:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:فِي الْأُوْلٰى خَمْسُ تَكْبِيْرَاتٍ بِتَكْبِيْرَةِ الرَّكْعَةِ وَبِتَكْبِيْرَةِ الْإِسْتِفْتَاحِ وَفِي الرَّكْعَةِ [الْأُخْرٰى] أَرْبَعَةٌ بِتَكْبِيْرَةِ الرَّكْعَةِ

(مصنف عبدالرزاق لامام ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام بن نافع الصنعانی ت:211ھ:ج3ص166رقم الحدیث5702باب التکبیر فی صلوۃ العید)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں رکوع اور تحریمہ کی تکبیر کو ملا کر پانچ تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں رکوع والی تکبیر کو ملا کر چار تکبیریں بنتی ہیں[خلاصہ یہ کہ ہر رکعت میں زائد تکبیروں کی تعداد تین ہے۔]

دلیل نمبر7:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ شَهِدْتُّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدِ بِالْبَصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَإِلٰى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ قَالَ وَشَهِدْتُّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فَعَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا فَسَأَلْتُ خَالِدًا كَيْفَ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَفَسَّرَ لَنَا كَمَا صَنَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

(مصنف عبدالرزاق لامام ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام بن نافع الصنعانی ت:211ھ:ج3ص167باب التکبیر فی صلوۃ العید-رقم الحدیث5706)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بصرہ میں حاضر ہوا تو آپ نے نماز عید میں نو تکبیریں کہیں اور دونوں (رکعتوں) کی قراءتیں لگاتار کی یعنی تکبیریں نہ کہیں دو قراءتوں کے درمیان اور میں حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں بھی ایسا ہی کیا چنانچہ میں نے حضرت خالد سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہا نے کیسے کیا؟ تو انہوں نے ویسے ہی تفصیل بتائی جیسے حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کیا تھا۔

دلیل نمبر8:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْعِيْدِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَءَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَءَ ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ.

(سنن الطحاوی لامام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی الطحاوی ت:321: ج2 ص372باب التکبیر علی الجنائز کم ھو؟)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن الحارث رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے چار تکبیریں کہیں، پھر قراءت کی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے قراءت کی پھر تین تکبیریں کہیں، پھر (چوتھی) تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

دلیل نمبر9:

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ، وَيُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ:ج4ص216 رقم الحدیث5756باب فی التکبیر فی العیدین)

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے: حضرب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ دونوں فرماتے کہ نماز عید میں نو تکبیریں ہیں اور دونوں قراءتیں لگاتار ہیں۔

دلیل نمبر10:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ تِسْعًا . فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص217 رقم الحدیث 5760 باب فی التکبیر فی العیدین)

ترجمہ: حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نماز عید میں نو تکبیریں کہا کرتے تھے۔

دلیل نمبر11:

عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : أَرْسَلَ زِيَادٌ إِلَى مَسْرُوقٍ : إِنَّا تَشْغَلُنَا أَشْغَالٌ، فَكَيْفَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ ؟ قَالَ : تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ، قَالَ : خَمْسًا فِي الأُولَى، وَأَرْبَعًا فِي الآخِرَةِ، وَوَالِ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص216، 217 رقم الحدیث 5758 باب فی التکبیر فی العیدین)

ترجمہ: حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیاد نے حضرت مسروق رحمہ اللہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمیں تو اپنے کاموں نے (مسائل کی تحقیق وتعلیم) سے غافل کر دیا ہے آپ فرمائیں عیدین میں تکبیریں کس طرح کہنی ہیں؟ حضرت مسروق نے جواب دیا کہ کل نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور دونوں قراءتیں لگاتار کر۔

دلیل نمبر12:

مُحَمَّد، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِداً فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعِيطٍ - وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ يَوْمَئِذٍ - فَقَالَ : إِنَّ غَداً عِيدُكُمْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ فَقَالَا : أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُولٰى خَمْساً وَفِي الثَّانِيَةِ أَرْبَعاً وَأَنْ يُوَالِيَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَأَنْ يَخْطُبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، وَلَا بَأْسَ أَنْ يَخْطُبَهَا قَائِماً ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(کتاب الآثار بروایۃ الامام محمد: ج1 ص537، رقم الحدیث 202 باب صلاۃ العیدین)

ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ امام حماد سے وہ حضرت ابراہیم نخعی سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ کوفہ کا امیر ولید بن عقبہ ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کہ کل تمہاری عید ہے بتاؤ میں کیسے کروں؟ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن اسے بتائیے کہ وہ کیا کرے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اسے حکم دیا کہ وہ بغیر اذان واقامت کے نماز پڑھائے اور پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں اور دوسری رکعت میں چار تکبریں کہے اور دونوں قراءتوں کے درمیان ترتیب قائم رکھے اور نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ دے۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ کا یہی قول ومذہب ہے۔

قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ زَكَرِيَّا الْكَانْدَهْلَوِيُّ: هٰذَا أَثَرٌ صَحِيحٌ قَالَهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ

(اوجز المسالک: ج3 ص440)

موقف غیر مقلدین

غیر مقلد مفتی عبد الستار دہلوی لکھتے ہیں:

یہ جو آج کل لوگوں میں صلوٰۃ عیدین کی تکبیریں چھ مروج ہیں یہ بالکل بدعت اور سب گمراہی ہیں کیونکہ ان کا ثبوت شریعت محمدیہ میں نہیں۔۔۔۔۔۔اور جو یہ چھ تکبیریں ہیں یہ مذہبی گھڑی گھڑائی ہیں۔ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حکم قطعاً نہیں اور جو کوئی کہے کہ یہ حکم خدا اور رسول کا ہے تو وہ شخص بڑا کاذب بلکہ اکذب ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ ج1ص137،138)

دلائل غیر مقلدین اور ان کے جوابات

دلیل نمبر1:

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْأُوْلٰى سَبْعاً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْساً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

(ترمذی لامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی ت:279ھ، ج1ص119 باب فی التکبیر فی العیدین)

جواب:

اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبد اللہ ضعیف راوی ہے۔ یہ غیر مقلدین کے ہاں بھی ضعیف ہے۔ زبیر علی زئی نے صلوۃ الرسول کے صفحہ 336پر ضعیف کہا ہے۔

1۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ: رُكْنٌ مِّنْ اَرْكَانِ الْكِذْبِ۔

(میزان الاعتدال لابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ت:748ھ، ج3ص402رقم الترجمہ:6561)

2۔وَقَالَ ابْنُ حَبَّانَ: رَوٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ نُسْخَةٌ مَوْضُوْعَةٌ لَّا يَحِلُّ ذِكْرُهَا فِي الْكُتُبِ وَلَا الرِّوَايَةُ عَنْهُ۔

(تہذیب التہذیب لامام شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی ت:852ھ، ج5ص393رقم الترجمہ 6617)

3۔قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ: ضَرَبَ اَبِيْ عَلٰى حَدِيْثِ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي الْمُسْنَدِ وَلَمْ يُحَدِّثْنَا عَنْهُ۔

ترجمہ: عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی سند میں نہ ان کی حدیث ذکر کی ہے اور نہ ہی ان سے روایت کرتے ہیں۔

وَقَالَ اَبُوْ طَالِبٍ عَنْ اَحْمَدَ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.لَيْسَ بِشَيْءٍ (تہذیب التہذیب ج5ص392)

وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ سَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالَ وَاهِي الْحَدِيْثِ,لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔(تہذیب التہذیب ج5ص393)

ترجمہ: ابن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوزرعہ سے پوچھا ان کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ واھی الحدیث ہے اور قوی نہیں ہے۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدَّثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ نُسْخَةً فِيْهَا مَنَاكِيْرُ۔(تہذیب التہذیب ج5ص393،392)

ترجمہ: امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے پاس ایک نسخہ ہے جس میں مناکیر احادیث ہیں اس سے اپنے باپ اور دادا سے حدیث بیان کرتا ہے۔

سُئِلَ اَبُوْ دَاؤُدُ عَنْهُ فَقَالَ: كَانَ اَحَدُ الْكَذَّابِيْنَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْوَزِيْرِ الْمِصْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ وَذُكِرَ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: ذَاكَ اَحَدُ الْكَذَّابِيْنَ اَوْ اَحَدُ اَرْكَانِ الْكَذَّابِ۔ (تہذیب التہذیب، ج:5، ص:393)

ترجمہ: حضرت امام ابو داؤد سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے محمد بن وزیر المصری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا جب ان کے سامنے کثیر بن عبد اللہ کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے یا جھوٹ کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

وَقَالَ النَّسَائِيُّ: لَيْسَ بِثِقَةٍ۔ (میزان الاعتدال ج3 ص402)

وَقَالَ الدَّارُقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ: مَتْرُوكٌ۔ (میزان الاعتدال ج3 ص402)

اعتراض: اس حدیث کے بارے میں محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ ت: 256ھ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا۔

(الجوہر النقی ج3 ص285 باب التکبیر فی العیدین)

جواب: قَالَ ابْنُ قَطَّانَ فِيْ كِتَابِهٖ هٰذَا لَيْسَ بِصَرِيْحٍ فِي التَّصْحِيْحِ فَقَوْلُهٗ هُوَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْبَابِ يَعْنِيْ أَشْبَهَ مَا فِي الْبَابِ وَ أَقَلَّ ضُعْفاً۔

(آثار السنن ص236، نصب الرایہ، ج:2، ص:255)

دلیل نمبر 2:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

(ابو داود لامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی ت: 275ھ ج1 ص170 باب التکبیر فی العیدین)

جواب:

اس کی سند میں عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی ضعیف راوی ہے۔

1۔ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔ 2۔ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

(تہذیب التہذیب لامام شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن محمد ابن حجر العسقلانی ت: 852ھ، ج3 ص552 میزان الاعتدال لامام عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ت: 748ھ، ج2 ص404)

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: فِيْهِ نَظَرٌ۔ (تہذیب التہذیب ج3 ص552)

قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ فِيْ كِتَابِهٖ وَالطَّائِفِيُّ هٰذَا ضَعَّفَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ ابْنُ مُعِيْنٍ۔ (نصب الرایۃ لامام جمال الدین ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی الحنفی ت: 762ھ، ج2 ص225، 224)

دلیل نمبر 3:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فِي الْأُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْساً۔

(سنن ابی داود لامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی ت: 275ھ، ج1 ص170 باب التکبیر فی العیدین)

جواب:

اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف راوی ہے۔

1۔ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدُ الْقَطَّانِ وَغَيْرُهٗ۔ (ترمذی لامام ابی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی ت: 279ھ، ج

1 ص 8 باب ماجاء فی النھی عن استقبال القبلۃ بغائط او بول من الرخصۃ فی ذٰلک)

تنبیہ: عبد اللہ ابن لہیعہ غیر مقلدین کے ہاں بھی ضعیف راوی ہے۔ چنانچہ شارح ترمذی عبد الرحمن مبارکپوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

قُلْتُ۔: وَمَعَ ضُعْفِهٖ فَهُوَ مُدَلِّسٌ وَكَانَ يُدَلِّسُ عَنِ الضُّعَفَاءِ (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج 1 ص 69)

وَذُكِرَ عِنْدَ يَحْيىٰ اِحْتِرَاقُ كُتُبِ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَقَالَ: هُوَ ضَعِيْفٌ قَبْلَ اَنْ تَحْتَرِقَ وَبَعْدَ مَا احْتَرَقَتْ (الکامل فی ضعفاء الرجال لامام ابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی ت:365ھ، ج:5، ص:238)

امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:

ابن لھیعہ ضعیف الحدیث ہے۔ (الکامل لامام ابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی ت:365ھ، ج:5، ص:237)

ابن لھیعہ ضعیف راوی ہے۔ (فتاوی اہل حدیث از حافظ عبد اللہ محدث روپڑی، ج:2، ص:67)

حرب بن اسماعیل الکرمانی......قَالَ: سَأَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَضَعَّفَهٗ۔ (الجرح والتعدیل لامام ابی محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس الرازی ت:237ھ، ج:5، ص:180)

دلیل نمبر 4:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْأُوْلٰى سَبْعاً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْساً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

(سنن ابن ماجہ لامام ابی عبد اللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماج القزوینی ت:237ھ، ج 1 ص 92 باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلوۃ العیدین)

جواب:

اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن سعد بن عمار ضعیف راوی ہے۔

1 ۔ قَالَ ابْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ ضَعِيْفٌ۔ (میزان الاعتدال لامام ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ت:748ھ، ج:2، ص 500 رقم الترجمہ:4627، الجرح والتعدیل، ج:5، ص:294)

2 ۔ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: فِيْهِ نَظَرٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدِيْثُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ۔

(تہذیب التہذیب لامام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد ابن حجر العسقلانی ت:852ھ، ج 4 ص 51 رقم الترجمہ 4520، تاریخ الکبیر لامام ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری ت:256ھ، ج 5 ص 170 رقم الترجمہ 7003)

نیز اس سند میں سعد بن عمار راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔

قَالَ شَمْسُ الدِّيْنِ الذَّهَبِيُّ: لَا يَكَادُ يُعْرَفُ۔

(میزان الاعتدال ج 2 ص 118 رقم الرجمہ 2978)

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: مَسْتُوْرٌ۔

(تقریب التہذیب لامام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد ابن حجر العسقلانی ت:852ھ، ص 266 رقم الترجمہ 2264)

قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ لَا يُعْرَفُ حَالُهٗ وَحَالُ اَبِيْهِ۔ (تہذیب التہذیب لامام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد ابن حجر العسقلانی ت:852ھ، ج:2، ص 608)

دلیل نمبر 5:

عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعاً وَ خَمْساً وَ صَلُّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَ جَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ۔

(مشکوۃ، ص:126، صلوۃ العیدین)

جواب: اس روایت میں ابراہیم بن محمد الاسلمی متہم ہے۔(صلوۃ الرسول از محمد صادق سیالکوٹی، ص:338)

وَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ اَحْمَدَ: كَانَ قَدْرِيّاً، مُعْتَزِلِيّاً، جَهْمِيّاً، كُلُّ بَلَاءٍ فِيْهِ۔ (تہذیب التہذیب لامام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد ابن حجر العسقلانی ت:852ھ، ج:1، ص150)

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: كَذَّابٌ۔ (تہذیب التہذیب، ج:1، ص150)

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: جَهْمِيٌّ، تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالنَّاسُ۔ كَانَ يَرَى الْقَدْرَ۔ (تہذیب التہذیب، ج:1، ص150)

وَقَالَ النَّسَائِيُّ: مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔ (تہذیب الکمال لامام جلال الدین ابی الحجاج یوسف المزی ت:742ھ، ج:2، ص:187)

امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: اس میں تین خصلتیں ہیں:

كَانَ كَذَّاباً، وَكَانَ قَدْرِيّاً وَكَانَ رَافِضِيّاً۔ (تہذیب الکمال لامام جلال الدین ابی الحجاج یوسف المزی ت:742ھ، ج:2، ص:187)

وَقَالَ الرَّبِيْعُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ قَدْرِيّاً۔ (میزان الاعتدال لامام ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ت:748ھ۔ ج:1، ص:92)

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيُّ : كَذَّابٌ۔

(میزان الاعتدال لامام ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ت:748ھ۔ج:1، ص:92)

بارہ تکبیر والی احادیث انتہائی ضعیف ہیں یہاں تک کہ ابن رشید مالکی فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت ہی نہیں ہے۔

امام حاکم اپنی مستدرک میں فرماتے ہیں: حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کی اسناد فاسد ہیں۔

(اوجز المسالک، ج:3، ص:352)

تکبیرات عیدین میں رفع یدین کرنے کا ثبوت

نماز عیدین میں تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کیا جاتا ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل نمبر 1:

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّهُ قَالَ: تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ، فِيْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ۔

(شرح معانی الآثار سنن الطحاوی لامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی ت: 321ھ، ج1 ص417 باب رفع الیدین عند رویۃ البیت)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سات جگہوں میں رفع یدین کیا جاتا ہے۔(۱) نماز کے شروع میں (۲) نمازِ وتر میں قنوت کے وقت (۳) عیدین میں (۴) حجر اسود کو سلام کے وقت، (۵) صفا و مروہ پر، (۶) مزدلفہ اور عرفات میں (۷) دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت

دلیل نمبر 2:

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَاتِ۔

(مرقاۃ المفاتیح لامام علی بن سلطان القاری ت: 1014ھ، ج3 ص495 باب صلاۃ العیدین)

ترجمہ: فقہاء کرام کا عیدین کی تکبیرات کے رفع یدین پر اتفاق ہے۔

دلیل نمبر 3:

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَاتِ۔ (رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ: ص63)

ترجمہ: ائمہ فقہاء کا تکبیرات عیدین کے رفع یدین پر اتفاق ہے۔

دلیل نمبر 4:

وَاَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهُ يُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ تَكْبِيْرِ الْقُنُوْتِ وَتَكْبِيْرَاتِ الْعِيْدَيْنِ

(بدائع الصنائع لامام علاؤالدین ابی بکر بن سعود الکاسانی ت: 526ھ: ج1 ص484، رفع الیدین فی الصلوۃ)

ترجمہ: فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتروں میں قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کیا جائے۔

فائدہ:

پنجگانہ نمازوں میں رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنا ممنوع اور عیدین میں کیا جانے والا رفع یدین مشروع ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (طٰہٰ:14)

ترجمہ: اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

تو نماز کا وہ عمل جو خود ذکر یا مقرون بالذکر (ذکر سے ملا ہوا) ہو تو اس آیت کی رو سے مطلوب ہو گا اور اگر وہ عمل خود ذکر یا مقرون بالذکر نہ ہو تو غیر مطلوب اور قابلِ ترک ہو گا۔ عیدین والے رفع یدین کے ساتھ ذکر یعنی اللہ اکبر ملا ہوتا ہے اس لیے یہ مطلوبِ شریعت ہے اور پنجگانہ نمازوں والے مذکورہ رفع یدین میں خالی حرکت ہوتی ہے ذکر نہیں ہوتا، اس لیے یہ غیر مطلوب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔

غیر مقلدین کے حوالہ جات تکبیرات عیدین میں رفع یدین کرنے پر

سوال(1): عیدین کی نماز میں ہر تکبیر پر رفع یدین کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے؟ اور محدثین کا کیا عمل رہا ہے؟

جواب: کرنا چاہئے۔ کَمَا تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ۔ گو ضعیف ہے مگر عمل اس پر ہے، حنفی مذہب میں بھی رفع یدین سنت ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ از ابو سعید محمد شرف الدین دہلوی، ج:1، ص:553)

سوال(2): ہمارا معمول ہے کہ ہم اہل حدیث نماز عیدین کی تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرتے ہیں، لیکن اس سال نماز عید الفطر کے موقع پر ایک مولوی صاحب نے خطبہ میں بیان کیا کہ تکبیراتِ عیدین میں رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کا کوئی ثبوت نہیں؟

مغنی لابن قدامہ میں ہے:

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ مَعَ التَّکْبِیْرِ۔ قَالَ اَحْمَدُ: اَمَّا فَاَرٰی اَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ یَدْخُلُ فِیْہِ ھٰذَا کُلَّا وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ فِیْ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ فِیْ جَنَازَۃٍ وَفِی الْعِیْدِ۔ رَوَاہُ الْاَثْرَمُ وَلَا یُعْرَفُ لَہٗ مُخَالِفٌ فِی الصَّحَابَۃِ (انتھی)

(فتاوی اہل حدیث، ج:2، ص:402)

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عید) کی تکبیرات میں رفع یدین کرتے تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں یہ بھی اور اس کے علاوہ بھی تمام داخل ہیں۔

عید کی ہر تکبیر میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہے۔ ہاں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا ہر تکبیر میں رفع یدین کرنا بسند صحیح ثابت ہے۔ مگر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل ہے جو حجت نہیں ہے۔

(فتاویٰ علمائے حدیث: ج:4، ص:179، فتاویٰ ثنائیہ ج:1، ص:525)

اور تکبیرات عیدین میں رفع یدین نہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ ثابت نہیں ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ، ج:1، ص:454)